رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل قادیان"

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ؞ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل قادیان

THE DAILY

AL FAZL, QADIAN.

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۔ ۔ [illegible]
ششماہی ۔ ۔ [illegible]
سہ ماہی ۔ ۔ [illegible]
بیرون ہند سالانہ [illegible]
قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۶ | مورخہ ۷ صفر ۱۳۵۷ھ | یوم شنبہ | مطابق ۹ اپریل ۱۹۳۸ء | نمبر ۸۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۷-اپریل - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ساڑھے نو بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے ؞

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت شدید سر درد - نزلہ - گھبراہٹ - اور بے چینی کے باعث ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے خاص توجہ سے دعا کریں ؞

جناب مولوی عبدالمغنی خاں صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ - اور جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب سلسلہ کے بعض امور کی سرانجام دہی کے لئے لاہور تشریف لے گئے ؞

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حقیقتِ بیعت

35

ہر کُجا شمعِ ہدایت یافتی پروانہ باش ؞ گر خردمندی پئے راہِ ہدیٰ دیوانہ باش

"بیعت کے مقاصد میں سے ایک بھاری مقصد یہ ہے کہ انسان راہِ راست پر آئے۔ اور خدا تعالیٰ کے غضب سے ڈر کر ہر ایک طریقِ ناانصافی کو چھوڑ دے۔ جو شخص عمداً ناانصافی پر جما رہنا چاہتا ہے۔ وہ در اصل حقیقتِ بیعت سے غافل ہے۔ ہم اس مسافر خانہ میں تھوڑے عرصہ کے لئے آئے ہیں۔ اور اس غرض سے بھیجے گئے ہیں۔ کہ اپنے اخلاق اور عقائد اور اعمال کو درست کر کے اور حسب مرضیات الٰہی اپنے نفس کو بنا کر اس مولیٰ کریم کی رضامندی حاصل کریں۔ سو ہر ایک بات میں یہ دیکھ لینا چاہیئے۔ کہ کیا ہمارے قول اور فعل ظلم اور زیادتی سے خالی ہیں۔ یا ہم انصاف کا خون کر رہے ہیں۔ بعض بزرگ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی ضعف و ناتوانی اور تنہائی اور غربت کے ایام میں آنجناب کی رفاقت اختیار کی - اس رفاقت اور اس ایمان کے پاس کے لئے بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائیں۔ اپنی ریاستوں اور ملکیتوں سے بے دخل کئے گئے۔ وطن سے نکالے گئے - اور اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے صدہا نے اپنے تئیں معرض ہلاکت میں ڈالا۔ ان کی شان کو جیسا چاہیئے نہ سمجھنا سخت درجہ کی ناانصافی ہے۔ درحقیقت اگر ہم انصاف سے دیکھیں۔ اور عدالت کی نگاہ سے نظر کریں۔ تو ہمیں اقرار کرنا پڑے گا۔ کہ وہ لوگ اعلیٰ درجہ کے مقدس تھے۔ ہر ایک شخص کی فضیلت باعتبار اس کے حسن خدمات کے اور ذاتی لیاقتوں کے ہوا کرتی ہے۔ سو جیسے صحابہ کرام کی فضیلت اس قاعدہ مستمرہ کی رُو سے بپایہ ثبوت پہونچ گئی ہے کسی اور دوسرے کی فضیلت ہرگز ثابت نہیں ہو سکتی۔ مثلاً امام حسین رضی اللہ عنہ نے جو بھاری نیکی کا کام دُنیا میں آکر کیا۔ وُہ صرف اس قدر ہے۔ کہ ایک نابکار دنیادار کے ہاتھ پر انہوں نے بیعت نہ کی۔ اور اسی کشاکش کی وجہ سے شہید ہو گئے۔ مگر یہ ایک شخصی ابتلا ہے۔ جو انہیں پیش آیا۔ اگر اس کو صدیق اکبر کی ان جانفشانیوں کے ساتھ جانچا جائے۔ جو انہوں نے تمام عمر محض اعلائے کلمہ اسلام کے لئے اکمل اور اتم طور پر پوری کی تھیں - تو کیا شخصی ابتلا کو کچھ اس سے نسبت ہو سکتی ہے۔ اللہ جلشانہ کا کسی سے رشتہ نہیں ہے جو شخص اعلیٰ درجہ کی وفاداری اور خدمت گزاری کرے گا۔ وہی اس کا مقرب ہو گا۔ ... حاصل کلام یہ ہے۔ کہ بیعت کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ انسان ہر ایک قولی و فعلی و اعتقادی ناانصافی سے بکلی دست بردار ہو جائے۔ کیونکہ بیعت راہ راست حاصل کرنے کے لئے ہے۔ اگر بہر حال اسی راہ پر قائم رہنا ہے۔ جو تقلیدی طور پر اختیار کیا گیا ہے۔ تو پھر بیعت سے حاصل ہی کیا ہے۔"

ہر کجا شمع ہدایت یافتی پروانہ باش ؞ گر خردمندی پئے راہِ ہدیٰ دیوانہ باش

(الحکم ۱۰ جون ۱۹۰۴ء)

جماعت احمدیہ کی طرف سے اظہار تعزیت

پس

مہاراجہ بہادر پٹیالہ کا شکریہ

نظارت امور عامہ کی طرف سے سابق مہاراجہ بہادر پٹیالہ کی وفات پر تعزیت کا جو تار موجودہ مہاراجہ بہادر کی خدمت میں بھیجا گیا تھا۔ اس کا حسب ذیل جواب آپ کے پرائیویٹ سکرٹری صاحب کی طرف سے موصول ہوا ہے۔

پٹیالہ ۵ر اپریل

مجھے ہدایت ہوئی ہے۔ کہ میں جماعت احمدیہ اور اس کے امام حضرت خلیفۃ المسیح کا شکریہ ادا کروں۔ کہ انہوں نے ہز ہائی نس مہاراجہ بھوپندر سنگھ جی کی اندوہناک اور بے وقت وفات کے اس صدمہ میں جو ہز ہائی نس مہاراج ادھیراج۔ شاہی خاندان اور باشندگان پٹیالہ کو پہونچا ہے۔ پیغام ہمدردی بھیجا ہے ؛

جناب مرزا سلطان احمد صاحب بفضل خدا بری ہو گئے

الحمد للہ جناب مرزا سلطان احمد صاحب آف پٹی جنکو سشن جج فیروز پور نے ایک مقدمہ قتل میں پھانسی کی سزا دی تھی۔ اور جن کی بریت کے لئے متعدد بار احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا کی گئی تھی۔ خدا تعالے کے فضل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کی دعاؤں کے طفیل اور جماعت احمدیہ کی دعاؤں کی برکت سے ہائی کورٹ پنجاب سے بری ہو گئے ہیں۔ ہم اس بریت پر جناب مرزا صاحب موصوف ان کے برادر اکبر جناب مرزا محمود بیگ صاحب اور انکے تمام خاندان کو مبارکباد دیتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالے نے مرزا صاحب موصوف کو ایک رنگ میں جو نئی زندگی عطا فرمائی ہے۔ وہ دینی اور دنیوی لحاظ سے کامیاب اور قابل رشک زندگی ہو۔

اعلان تحقیقاتی کمیشن

جملہ ممبر صاحبان تحقیقاتی کمیشن کی خدمت میں اطلاعاً عرض کیا جاتا ہے۔ کہ کمیشن کا اجلاس مورخہ ۱۳-۱۴ اپریل ۱۹۳۸ء بروز بدھ و جمعرات قادیان میں منعقد ہو گا۔ تمام ممبر صاحبان مہربانی فرما کر ٹھیک نو بجے صبح حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی کوٹھی الصفہ میں تشریف لے آئیں۔ امید ہے کہ کام کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے بلا کسی خاص عذر کے کوئی دوست غیر حاضر نہ ہوں گے۔

خاکسار غلام محمد اختر سکرٹری تحقیقاتی کمیشن

نفع مند کام

جو احباب کوئی روپیہ نفع پر لگانا چاہیں انہیں چاہیئے۔ کہ وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ میں انہیں بعض ایسے کام بتا سکتا ہوں۔ جن میں تجارتی طریق پر روپیہ لگایا جا سکتا ہے۔ اور بعض ایسے طریق جن میں روپیہ جائداد کی کفالت پر قرض لیا جائے گا۔ اس آخر الذکر طور پر روپیہ انشاء اللہ ہر طرح محفوظ ہو گا۔ اور خاصہ نفع ساتھ لائیگا۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب اس موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے ؛

فرزند علی عفی عنہ ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

۷ اپریل ۱۹۳۸ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ہندوستان کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے ؛

نمبر	نام	ضلع	نمبر	نام	ضلع
۴۸۷	اللہ دتا صاحب	ضلع گورداسپور	۴۹۳	اکرم دین صاحب	ضلع پونچھ
۴۸۸	عبداللہ صاحب	" پونچھ	۴۹۴	الٰہی بخش صاحب	" "
۴۸۹	لعل دین صاحب	"	۴۹۵	مقدم اللہ دتا صاحب	" "
۴۹۰	سیف علی خان صاحب	"	۴۹۶	ملک راجولی خان صاحب	" راولپنڈی
۴۹۱	شیر محمد صاحب	" میرپور	۴۹۷	ست بھرائی صاحبہ	" "
۴۹۲	مکھنی صاحبہ	" پونچھ	۴۹۸	علی گوہر صاحب	" لاہور

جماعت احمدیہ دہلی کے جلسہ میں مولانا عبدالرحیم صاحب نیر کی تقریر

ریاست حیدر آباد کے خلاف الزامات کی تردید

نئی دہلی (بذریعہ ڈاک) انجمن احمدیہ دہلی کے تیرھویں سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے الحاج مولانا عبدالرحیم صاحب نیر سابق مبلغ انگلستان و مغربی افریقہ نے بھائی پرمانند کے ان الزامات کی تردید کی۔ جو ان کی طرف سے ریاست حیدر آباد دکن اور میسور کے خلاف لگائے گئے ہیں۔ ریاست حیدر آباد کا ذکر کرتے ہوئے معزز مقرر نے اپنے ذاتی مشاہدہ کی بنا پر بیان کیا۔ کہ اعلیٰحضرت حضور نظام کی ہندو رعایا نہ صرف دوسری ریاستوں کے ہندوؤں کی نسبت زیادہ خوش و خرم اور مرفہ الحال ہے بلکہ وہ حضور نظام کی مسلمان رعایا سے بھی زیادہ خوشحال ہے۔ آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا ریاست کے وزیر اعظم رائٹ آنریبل سر اکبر حیدری کے متعلق جو ایک اعلے سیاستدان ہیں۔ یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ وہ ہندوؤں کی رعایت کرتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ رعایا کے تمام طبقات سے ان کا سلوک ہمدردانہ ہے مولانا نیر نے لینٹرن سلائڈ کے ذریعہ لیکچر کو واضح کیا۔ اور اعلیٰحضرت تاجدار دکن اور آپ کے وزیر اعظم کی تصویریں بھی دکھائیں ؛

خریداران "الفضل" سے ضروری گزارش

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ الفضل کا اگلا پرچہ وی۔ پی ہو گا۔ جس میں وہ بقایادار بھی شامل ہیں جنہوں نے کسی ایجنسی کی وساطت سے اخبار جاری کرایا تھا۔ چونکہ الفضل کی مالی حالت اس وقت احباب کے تغافل کی متحمل نہیں ہوسکتی۔ اس لئے نہایت پرزور درخواست ہے کہ احباب وی۔ پی ضرور وصول کریں اور اس بات کو اچھی طرح نوٹ کرلیں۔ کہ وی۔ پی واپس کرنے والوں کے اخبار بلا استثنا بند ہو جائیں گے ؛ مینیجر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۷ صفر ۱۳۵۷ھ

نفاق اور اس کی اقسام اور علامات

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے۔ ناظر التعلیم و تربیت

نفاق اور منافق کی تشریح کی ضرورت

نفاق اور منافق ایسے الفاظ ہیں۔ کہ جو قریباً ہر مذہبی شخص کی زبان پر کثرت کے ساتھ آتے رہتے ہیں۔ اور مذہبی مضامین میں کم و بیش ہر قلم ان کے استعمال کا خوگر ہے۔ مگر باوجود اس کثرتِ استعمال کے ان الفاظ کی حقیقت کو بہت کم لوگ سمجھتے ہیں۔ اور اکثر لوگ صرف اس حد تک نفاق کی حقیقت کو سمجھتے ہیں۔ کہ کسی شخص کا ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ ہر چند کہ یہ تعریف غلط نہیں ہے۔ اور نفاق کے عام مفہوم کے لحاظ سے بالکل صحیح تعریف ہے۔ مگر ان الفاظ سے نفاق کے مفہوم کی وسعت اور اس کی اقسام اور علامات کا پتہ نہیں چلتا۔ اور جب تک کسی ضرر رساں چیز کی وسعت اور اس کی اقسام اور علامات کا پتہ نہ ہو۔ انسان نہ تو خود اس کے نقصان سے بچ سکتا ہے۔ اور نہ ہی دوسروں کی حالت کو پورے طور پر سمجھنے کی قابلیت رکھتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ نفاق جیسے عام دینی مرض کو کسی قدر تشریح کے ساتھ بیان کیا جائے۔ تاکہ اس کے متعلق کسی قسم کی غلط فہمی نہ رہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ قرآن شریف نے نفاق اور منافقوں کے متعلق بڑی تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ مگر چونکہ قرآنی آیات کے متعلق غور کرنے کی طرف لوگوں کی توجہ کم ہے۔ اس لئے بہت سے لوگ نفاق کی حقیقت کو پوری طرح نہیں سمجھتے۔ لہٰذا میں اپنے اس مختصر مضمون میں نفاق کی حقیقت۔ اور اس کی اقسام اور علامات کے متعلق کچھ بیان کروں گا۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

نفاق کے لغوی معنی

سب سے پہلے ہمیں اس لفظ کے لغوی معنی کے متعلق غور کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اصطلاحی معنی کی اصل بنیاد لغوی معنی پر ہوا کرتی ہے۔ اور گو اصطلاح میں جا کر کچھ اختلاف پیدا ہو جاتا ہے مگر بہر حال لغوی معنی سے اصطلاحی معنی کا جوڑ ضرور قائم رہتا ہے۔ سو جاننا چاہیئے۔ کہ نفاق ایک عربی لفظ ہے۔ جس کی رُوٹ میں بہت سے معانی مخفی ہیں مگر ان میں سے زیادہ معروف یہ چار ہیں:-

۱۔ کسی چیز کا اپنے اندر کم ہوتے یا گھٹتے۔ یا خرچ ہوتے۔ یا فنا ہوتے جانا

۲۔ کسی تجارتی سامان۔ یا مال کا منڈی میں بہت مقبول ہونا۔ حتیٰ کہ چاروں طرف اس کے گاہک نظر آئیں۔

۳۔ ایسا سوراخ جس کے دو مونہہ ہوں۔ جس میں کوئی چیز یا جانور ایک طرف سے داخل ہو کر دوسری طرف سے نکل سکے۔

۴۔ کسی جانور کی ایسی بل جس کو مخفی رکھنے کے لئے اس نے اس کے پاس ہی ایک دوسری بل بھی بنا رکھی ہو مگر یہ دوسری بل محض نمائشی اور جھوٹی ہو۔ اور صرف دھوکا دینے کی غرض سے بنائی گئی ہو۔ جو تھوڑی دُور جا کر بند ہو جاتی ہو۔ اور وہ جانور ان بلوں میں سے جھوٹی اور نمائشی بل کو تو ظاہر کر دے اور اصلی بل کے مونہہ کو چھپا کر رکھے۔

یہ وہ چار معروف معنی ہیں۔ جو لغوی طور پر لفظِ نفاق کی رُوٹ میں پائے جاتے ہیں۔ اور ہر شخص آسانی کے ساتھ سمجھ سکتا ہے۔ کہ نفاق کے اصطلاحی معنی ان چار لغوی معنوں میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک خاص طبعی جوڑ رکھتے ہیں۔ مؤخر الذکر دو لغوی معنوں کے ساتھ تو نفاق کی اصطلاح کا جوڑ ظاہر ہی ہے۔ کیونکہ ان میں صریح طور پر دوغلے پن کا مفہوم پایا جاتا ہے جس کے لئے کسی تشریح کی ضرورت نہیں۔ اور اول الذکر لغوی معنی کے ساتھ اصطلاحی نفاق کا جوڑ یوں سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ دینی اور روحانی بیماریوں میں سے نفاق ہی ایک ایسی بیماری ہے۔ جس کا مریض خواہ وہ اس بات کو سمجھے یا نہ سمجھے۔ ہر وقت اپنے اندر گھلتا اور گھٹتا رہتا ہے۔ اور پھر ختم ہو جاتا ہے۔ سل کے مریض کی طرح اس کے اندرونی اعضا کو یہ بیماری کھاتی چلی جاتی ہے۔ مگر وہ محسوس نہیں کرتا۔ اور ثانی الذکر معنی کے ساتھ اس کا یہ جوڑ ہے۔ کہ مقبول مال کی طرح ایک منافق بھی بزعم خود اپنے آپ کو سب کے لئے مقبول بنانا چاہتا ہے۔ تاکہ مومن و کافر سب اس کے خریدار رہیں۔

نفاق کے اصطلاحی معنی

اب رہا نفاق کے اصطلاحی معنی کا سوال۔ سو ایک تو اس کے وہی معروف معنی ہیں جنہیں ہر شخص جانتا ہے۔ یعنی ظاہر کچھ کرنا اور دل میں کچھ اور رکھنا۔ یا بالفاظ دیگر ظاہر میں تو ایمان کا اظہار کرنا۔ مگر دل میں کافر ہونا۔ یہ وہ معنی ہیں۔ جن سے کم و بیش ہر شخص واقف ہے۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ نفاق کے صرف یہی معنی نہیں ہیں۔ بلکہ اس کے معنوں میں زیادہ وسعت اور زیادہ تنوع ہے۔ اور اس وسعت اور تنوع کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ہی اکثر لوگ اپنے مرض کو سمجھنے یا دوسروں کے متعلق صحیح رائے لگانے میں غلطی کھاتے ہیں قرآن شریف اور حدیث کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے۔ کہ نفاق کا مرض مندرجہ ذیل اقسام میں منقسم ہے:-

اعتقادی منافق

اول۔ کوئی شخص دل میں تو منکر اور کافر ہو۔ مگر کسی غرض کے ماتحت اپنے آپ کو مومن ظاہر کرے۔ یہ قسم نفاق کی ایک واضح ترین اور کھلی کھلی صورت ہے۔ جس میں منافق پوری طرح اپنی دوغلی چال سے واقف ہوتا ہے۔ مگر طمع۔ یا خوف یا عداوت کی غرض سے دانستہ یہ طریق اختیار کرتا ہے۔ اور گو عام حالات میں وہ لوگوں سے اپنی اصلی حالت کو چھپاتا ہے مگر کبھی کبھی ننگا بھی ہو جاتا ہے۔ احمدیت کے ماحول میں اس نفاق کی مثال یوں سمجھی جائے گی۔ کہ ایک شخص دل میں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نعوذ باللہ جھوٹا سمجھتا ہو۔ مگر کسی وجہ سے ظاہر میں جماعت کے اندر شامل ہو جائے یا شامل رہے۔ یا یہ کہ ایک شخص دل میں تو خلیفۂ وقت کو برحق نہ سمجھتا ہو۔ اور اس کی خلافت حقہ کا منکر ہو۔ مگر ظاہر میں کسی غرض کے ماتحت بیعت میں شامل رہے اور اپنے آپ کو خلافت کے حلقہ بگوشوں میں ظاہر کرے۔ اس قسم کے منافق کو اعتقادی منافق کہتے ہیں۔ اور جیسا کہ ابھی بیان کیا گیا ہے۔ احمدیت کے ماحول میں یہ نفاق دو اقسام میں منقسم ہے (الف) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق نفاق۔ (ب) خلیفہ وقت کے متعلق نفاق۔

کمزور ایمان کا منافق

دوم۔ کوئی شخص دل اور ظاہر ہر دو میں تو واقعی مومن ہو۔ مگر اس کے ایمان میں اس درجہ کمزوری پائی جائے۔ کہ بانیٔ سلسلہ یا خلیفۂ وقت یا نظام جماعت کے ساتھ اس کا ایمانی جوڑ اس قدر کمزور ہو۔ کہ وہ کسی دھکے کی برداشت نہ کر سکے۔ اور ہر ابتلاء کے وقت ٹوٹنے کے لئے تیار رہے۔ اس نفاق کو کمزوریٔ ایمان والا نفاق کہنا چاہیئے۔ نفاق کی یہ قسم بھی نبوت اور خلافت کے لحاظ سے دو اقسام پر منقسم سمجھی جائے گی۔ یعنی ایک تو ایسا منافق جو خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ناقص الایمان ہے۔ اور کسی دھکے کی برداشت نہیں رکھتا۔ اور دوسرے وہ منافق جو خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق تو ایک حد تک پختہ ایمان رکھتا ہے۔ مگر خلیفۂ وقت کے متعلق گو بے شک محض دکھاوے کا ایمان نہیں رکھتا۔ مگر اس قدر کمزور ہے۔ کہ ذرا سی ٹھوکر سے ٹوٹ سکتا ہے؛

عملی منافق

سوم۔ کوئی شخص دل اور ظاہر ہر دو میں تو حقیقتاً مومن ہو۔ اور جہاں تک محض ایمان اور عقیدہ کا تعلق ہے اس کا ایمان عام حالات میں محفوظ بھی سمجھا جائے۔ مگر عملی لحاظ سے وہ شخص اس قدر کمزور ہو۔ کہ اس کے اعمال عموماً منکروں کے اعمال کے مشابہ ہوں۔ ایسا قسم کے منافق کو عملی منافق کہتے ہیں۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس جگہ عملی کمزوری سے عام عملی کمزوری مراد نہیں جو کم و بیش اکثر اشخاص میں پائی جاتی ہے بلکہ ایسی کمزوری مراد ہے جو انسان کو کفار اور منکروں کے مشابہ بنا دے۔ اور خصوصاً یہ کہ دین اور نظام جماعت کے لئے محبت اور غیرت اور قربانی کا جذبہ عملاً مفقود ہو۔ اور نہ صرف یہ کہ انسان جماعت کی ترقی میں کوشاں نہ ہو۔ بلکہ عملاً اس کے راستہ میں روڑے اٹکانے والا ثابت ہو؛

منافقین کا ذکر قرآن میں

یہ وہ تین موٹی قسمیں ہیں۔ جن میں نفاق کا مرض تقسیم شدہ ہے۔ اور قرآن شریف نے ان تینوں اقسام کے متعلق علیحدہ علیحدہ تشریح کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ مثلاً پارہ اول کے شروع میں ہی قرآن شریف فرماتا ہے ومن الناس من یقول اٰمنا باللّٰہ وبالیوم الاٰخر وما ھم بمومنین یخدعون اللّٰہ والذین اٰمنوا وما یخدعون الا انفسھم وما یشعرون۔ ...... واذا لقوا الذین اٰمنوا قالوا اٰمنا واذا خلوا الی شیاطینھم قالوا انا معکم انما نحن مستھزءون (سورہ بقرہ رکوع ۲) یعنی لوگوں میں ایک ایسا گروہ ہے جو کہتا ہے۔ کہ ہم خدا اور یوم آخرت پر ایمان لاتے ہیں۔ مگر دراصل وہ مومن نہیں ہوتے۔ وہ خدا اور مومنوں کی جماعت کو دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ مگر اس دھوکے کا وبال خود انہی پر پڑتا ہے۔ لیکن وہ سمجھتے نہیں ...... یہ لوگ جب مومنوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم مومن ہیں مگر جب اپنے شیطان رئیسوں کے ساتھ خلوت میں اکٹھے ہوتے ہیں۔ تو انہیں یہ کہتے ہیں کہ ہم تو اصل میں تمہارے ساتھ ہیں۔ ان مومنوں کو تو ہم یونہی بناتے ہیں۔ جیسا کہ اس عبارت سے ظاہر ہے۔ اس جگہ قسم اول والا نفاق مراد ہے۔ یعنی جانتے بوجھتے ہوئے دل میں کچھ رکھنا اور ظاہر کچھ اور کرنا۔ اور یہی وہ خالص نفاق ہے۔ جس کے متعلق دوسری جگہ قرآن شریف میں آتا ہے۔ کہ ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار (سورۃ نساء ع ۲۱) یعنی منافقین کا یہ گروہ ایسا ہے۔ کہ انہیں دوزخ میں کافروں سے بھی نیچے کے درجہ میں رکھا جائیگا۔ کیونکہ ان کا جرم دہرا ہے۔ یعنی وہ کافر بھی ہیں اور منافق بھی؛

اس سے کچھ آگے چل کر اسی رکوع میں قرآن شریف کمزور ایمان والے منافقوں کا ذکر فرماتا ہے۔ جسے ہم نے قسم دوم میں رکھا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ او کصیب من السماء فیہ ظلمات ورعد وبرق ...... کلما اضاء لھم مشوا فیہ واذا اظلم علیھم قاموا (بقرہ ع ۲) یعنی ایک قسم منافق لوگوں کی ایسی ہوتی ہے۔ کہ ان کی مثال اس بارش کی سی سمجھنی چاہیئے۔ جس میں بادلوں کی تاریکیاں اور گرج اور بجلی پائے جاتے ہوں ..... جب یہ بجلی چمکتی ہے۔ یعنی جب خدا کا نور کسی چمکتے ہوئے نشان یا آیت کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ تو یہ لوگ خوش ہو کر ایمان کے راستہ پر چل پڑتے ہیں۔ مگر جب ابتلاؤں وغیرہ کی تاریکیاں زور کرتی ہیں۔ تو پھر یہ لوگ شک میں پڑ کر کھڑے ہو جاتے۔ اور چلنے سے رک جاتے ہیں۔ یہ گویا نفاق کی دوسری قسم ہے۔ جسے کمزوریٔ ایمان والا نفاق کہنا چاہیئے؛

اور منافقوں کی تیسری قسم کا ذکر سورۃ حجرات میں آتا ہے۔ جہاں خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ قالت الاعراب اٰمنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم ...... انما المؤمنون الذین اٰمنوا باللّٰہ ورسولہ ثم لم یرتابوا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللّٰہ (سورۃ حجرات ع ۲) یعنی کئی بادیہ نشین لوگ مونہہ سے یہ دعوےٰ کرتے ہیں۔ کہ ہم ایمان لے آئے ہیں۔ مگر اے رسول تم ان لوگوں سے کہہ دو۔ کہ تم ابھی مومن نہیں ہو۔ ہاں بے شک تم یہ کہہ سکتے ہو۔ کہ ہم نے اسلام کی حکومت کو اپنے اوپر تسلیم کر لیا ہے ورنہ ابھی تک ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا ...... اصلی مومن تو وہ لوگ ہیں جو خدا اور اس کے رسول پر حقیقی ایمان لاتے ہیں۔ اور پھر وہ اس ایمان میں کبھی ڈگمگاتے نہیں۔ بلکہ اپنے اموال اور نفس کی طاقتوں کے ذریعہ خدا کے راستہ میں ہمیشہ جہاد کرتے رہتے ہیں۔ یہ قسم عملی نفاق کی ہے۔ جسے ہم نے تیسرے درجہ پر بیان کیا ہے۔ اور اگر کسی کو یہ خیال ہو کہ اس جگہ نفاق کا لفظاً ذکر نہیں ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ دوسری جگہ سورۃ توبہ میں یہ تصریح کر دی گئی ہے۔ کہ اعراب کے گروہ میں ایک خاص قسم کا منافق طبقہ موجود ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ وممن حولکم من الاعراب منافقون ومن اھل المدینۃ مردوا علی النفاق۔ (سورہ توبہ رکوع ۱۳) یعنے تمہارے ارد گرد صحرا میں رہنے والے اعراب میں بھی ایک گروہ منافقین کا موجود ہے۔ مگر یہ مدینہ کے اندر رہنے والے منافق اپنے نفاق میں بہت سرکش اور پختہ ہیں؛

الغرض یہ تین قسمیں نفاق کی ہیں جو قرآن شریف اور عقل انسانی ہر دو سے ثابت ہوتی ہیں۔ اول۔ خالص نفاق کہ دل میں کفر ہو اور ظاہر میں ایمان دوسرے کمزوری ایمان والا نفاق کہ دل میں کفر تو نہ ہو مگر بات بات میں ٹھوکر کا اندیشہ رہے اور تیسرے عملی نفاق کہ انسان مومنوں کی جماعت میں تو شامل ہو۔ اور جماعت کے نظام کو بھی قبول کرے۔ اور عقیدہ میں بھی ایک حد تک پکا ہو۔ مگر اس کی عملی حالت اس قدر کمزور ہو۔ کہ جماعت کی ترقی میں ممد و معاون ہونے کی بجائے وہ عملاً جماعت کی ترقی کے رستہ میں روک بن جائے۔ اور اس کے اعمال منکروں کے اعمال سے مشابہ رہیں۔

احادیث میں منافق کی علامتیں

حدیث میں بھی چار علامتیں منافق کی بیان ہوئی ہیں۔ ان میں بالجملہ اقسام کے نفاق کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے چنانچہ آنحضرت فرماتے ہیں۔ اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا ومن کانت فیہ خصلۃ کانت فیہ خصلۃ من النفاق حتی یدعھا۔ اذا اؤتمن خان واذا حدث کذب واذا عاھد غدر واذا خاصم فجر (مشکوۃ باب علامات النفاق بحوالہ بخاری و مسلم) یعنی چار خصلتیں ایسی ہیں کہ اگر وہ کسی شخص میں ایک ہی وقت اکٹھی پائی جائیں

تو وُہ اس بات کی علامت ہوں گی۔ کہ وُہ شخص خالص منافق ہے۔ اور اگر کسی شخص میں ان میں سے صرف ایک خصلت پائی جائے۔ تو ایسے شخص میں ایک خصلت نفاق کی سمجھی جائے گی۔ حتےٰ کہ وُہ اسے ترک کر کے تائب ہو جائے۔ اور وُہ چار خصلتیں یہ ہیں کہ:۔

۱۔ جب کسی شخص کو امامِ جماعت یا نظامِ جماعت کی طرف سے کوئی امانت سپرد ہو۔ خواہ وُہ کوئی مالی امانت ہو۔ یا کسی عہدہ وغیرہ کی ذمہ واری کے رنگ میں ہو۔ تو وُہ اس میں خیانت کرے۔

۲۔ جب وُہ امام جماعت یا دوسرے ذمہ وار افسروں کی طرف منسُوب کر کے لوگوں کے سامنے کوئی بات بیان کرے۔ تو اس میں کذب بیانی سے کام لے۔ یا جب وُہ امُور خوف و امن کے متعلق امام جماعت یا اس کے مقرر کردہ افسران کے پاس کوئی رپورٹ کرے۔ تو اس میں غلط بیانی کا مرتکب ہو۔

۳۔ جب وُہ امام جماعت یا عہدہ داران جماعت سے جماعتی امُور میں کوئی عہد باندھے۔ تو اس میں غداری کرے۔

۴۔ جب اسے امام جماعت۔ یا نظامِ جماعت سے کوئی اختلاف پیدا ہو۔ تو اس اختلاف کی بنا پر وہ جماعت سے یا تو عملاً منحرف ہو جائے یا بالکل قطع کر لینے کے لئے تیار ہو جائے۔ (یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ فجر کے معنی صرف بدزبانی اور فحش گوئی کے نہیں ہیں۔ بلکہ منحرف ہو جانے اور قطع تعلق کرنے کے بھی ہیں۔ اور اس جگہ حدیث میں یہی معنی مراد ہیں)

یہ وُہ چار خصائل ہیں۔ کہ جب کسی شخص میں وُہ یکجا پائے جائیں۔ تو وُہ یقیناً قسم اول کا منافق ہو گا۔ اور اس کے ایمان کا دعوے بالکل جھوٹا سمجھا جائے گا۔ لیکن اگر یہ چار خصائل یکجا نہ پائے جائیں۔ بلکہ ان میں سے صرف بعض پائے جائیں۔ اور بعض نہ پائے جائیں۔ تو ایسا شخص خالص منافق نہیں ہو گا۔ بلکہ حسبِ حالات دوسری اقسام میں سے سمجھا جائے گا۔

اس حدیث کی تشریح کے متعلق یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ یہ جو چار کمزوریاں حدیث میں بیان ہوئی ہیں۔ ان سے عام لین دین کی کمزوریاں مراد نہیں ہیں۔ کیونکہ عام رنگ کی کمزوریاں تو بعض اوقات ایک سچے مومن میں بھی پائی جا سکتی ہیں۔ پس ان سے عام کمزوریاں مُراد نہیں۔ بلکہ تعلقات مابین الافراد والجماعت کے دائرہ کی کمزوریاں مُراد ہیں۔ کیونکہ نفاق کے مرض کو اسی حلقہ کے ساتھ مخصوص تعلق ہے۔ اور گو اس میں شُبہ نہیں کہ یہ کمزوریاں ایسی قبیح ہیں۔ کہ عام رنگ میں بھی وُہ جس کے اندر پائی جائیں وُہ کم از کم پختہ مومن نہیں سمجھا جا سکتا۔ لیکن چونکہ نفاق کا تعلق تعلقات مابین الافراد اور جماعت سے ہے۔ اس لئے حدیث مندرجہ بالا میں اسی دائرہ کی کمزوریاں مراد ہیں۔ بہر حال نفاق کی یہ چار علامتیں ہیں۔ جو حدیث نے بیان کی ہیں۔ اور یہ علامتیں کم و بیش تینوں قسم کے منافقوں میں پائی جاتی ہیں۔ یعنی قسم اول کے منافق میں جسے حدیث نے خالص منافق کے نام سے یاد کیا ہے۔ وُہ سب کی سب پائی جاتی ہیں۔ اور باقی اقسام میں حسبِ حالات جزواً پائی جاتی ہیں:۔

نفاق کیا ہے؟

مندرجہ بالا بیان سے ظاہر ہے۔ کہ منافق تین قسم کے۔ یا ایک لحاظ سے پانچ قسم کے ہیں۔ اور ان اقسام کی روشنی میں ہر وُہ شخص نفاق کے مرض میں مبتلا سمجھا جائے گا جو

اول۔ بظاہر تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے کا دعویٰ کرے۔ مگر دل میں آپ کا منکر اور کافر ہو۔

دوم۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تو دل سے ایمان لاتا ہو۔ اور بظاہر خلیفۂ وقت کی بیعت میں بھی داخل ہو۔ مگر دل میں خلیفۂ وقت کو سچا نہ سمجھتا ہو۔

سوم۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دل میں اور ظاہر میں ہر دو طرح سچا سمجھتا ہو۔ مگر اس قدر کمزور ایمان ہو۔ کہ ذرا سے دھکے سے متزلزل ہونے لگے۔

چہارم۔ خلیفۂ وقت کو دل میں اور ظاہر میں ہر دو طرح برحق خیال کرتا ہو۔ مگر خلافت کے متعلق اس قدر کمزور ایمان ہو۔ کہ بات بات پر گرنے کا خطرہ پیدا ہو جائے۔

پنجم۔ جہاں تک عقیدہ کا تعلق ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلیفۂ وقت ہر دو کے متعلق سچا اعتقاد رکھتا ہو۔ مگر اس اعتقاد کا اثر اس کے اعمال تک نہ پہنچے۔ اور جماعت کے لئے محبت اور غیرت اور قربانی کے معاملہ میں اس درجہ کمزور ہو کہ خواہ عام ایمانی ابتلاؤں میں سنبھلا رہے۔ مگر جماعت کی ترقی میں ممد و معاون ہونے کی بجائے عملاً اس کے رستہ میں ایک روک بن جائے۔ اور اس کے اعمال غیروں کے اعمال سے مشابہ ہوں۔

مُنافق کی علامات

اس کے مقابل پر جیسا کہ اوپر بیان ہُوا ہے۔ مُنافق کی علامات یہ ہیں:۔

اوّل۔ جب امامِ وقت۔ یا جماعت کی طرف سے اس کے ذمہ کوئی کام یا فرض لگایا جائے۔ تو وُہ اس میں خیانت سے کام لے۔

دوم۔ جب وُہ امام جماعت یا دوسرے ذمہ وار افسروں کی طرف منسُوب کر کے لوگوں کے سامنے کوئی بات بیان کرے۔ تو اس میں کذب بیانی سے کام لے۔ اسی طرح جب کوئی رپورٹ امور خوف و امن کے متعلق جماعتی امور میں امام جماعت یا منتظمین مقررہ کو دے تو اس رپورٹ میں دروغگوئی کا طریق اختیار کرے۔

سوم۔ جب وُہ خلیفۂ وقت یا جماعت کے ساتھ کوئی عہد باندھے۔ خواہ وُہ عہد عملاً باندھا گیا ہو۔ یا قولاً تو اس عہد میں غداری کرے۔

چہارم۔ جب امام وقت۔ یا منتظمین مقررہ کے ساتھ اسے کسی بات میں اختلاف پیدا ہو۔ تو وُہ جماعت سے یا تو عملاً منحرف ہو جائے یا بالکل قطع تعلق کر لینے کے لئے تیار ہو جائے۔

ہمارے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ ان جملہ اقسام نفاق اور ان جملہ علاماتِ نفاق کو خوب اچھی طرح سمجھ لیں۔ اور انہیں ہمیشہ یاد رکھیں۔ تا کہ اول تو اپنے نفسوں کا محاسبہ کرنے میں انہیں مدد مل سکے۔ دُوسرے دیگر افرادِ جماعت کی حالت کا مطالعہ کرنے اور رائے قائم کرنے میں بھی بصیرت پیدا ہو۔ نیز یہ سہولت بھی پیدا ہو جائے۔ کہ جب کوئی شخص اس مرض میں مبتلا ہوتا نظر آئے۔ تو اوائلِ مرض میں ہی اس کی طرف توجہ دی جا سکے۔ قبل اس کے کہ اس کا مرض لاعلاج حد کو پہونچ جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو۔ اور اپنی رضا کے رستوں پر چلنے اور ایمان و اخلاص کی مستحکم چٹان پر قائم ہونے کی توفیق دے۔ آمین۔

لجناتِ اماء اللہ کو اطلاع

جن لجنات اماء اللہ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے فیصلہ کے ماتحت اپنے نام دفتر ھٰذا میں رجسٹرڈ کرائے ہیں۔ انہیں ایجنڈا بھجوایا جا چکا ہے۔ لیکن ابھی تک کسی لجنہ اماء اللہ کی طرف سے رائے موصول نہیں ہُوئی۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ سب رجسٹرڈ لجنات اماء اللہ اپنی اپنی آراء سے ۱۴ اپریل ۱۹۳۸ء تک دفتر ھٰذا کو مطلع فرمائیں گی۔ والسلام

پرائیویٹ سکرٹری

نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق امیر غیر مبایعین کے متضاد خیالات

تصویر کا پہلا رخ

مولوی محمد علی صاحب ۱۹۰۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد آیت اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کی تفسیر میں اس امر میں ہمارے ساتھ پورا پورا اتفاق رکھتے تھے۔ کہ اس دُعا کے ذریعہ خدا تعالےٰ نے امت محمدیہ کو نہ صرف صدیقیت۔ شہیدیت اور صالحیت کے مقامات پانے کی بشارت دی ہے، بلکہ نبوت کے ملنے کا بھی جو محض موہبت الٰہی ہے وعدہ دیا ہے۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب نے ۱۹۰۸ء میں لکھا۔

"ہمیں بھی اس وسیع دُعا کرنے کا حکم ہے اھدنا الصراط المستقیم اور اس کی قبولیت بھی یقینی ہے۔ کیونکہ خداوند اگر وہ مدارج جو منعم علیہ لوگوں کو ملے۔ کسی دُوسرے کو دے سکتا ہی نہیں تھا۔ تو ہمیں یہ دُعا سکھلانے کے کیا معنی۔ مخالف خواہ کوئی معنے کرے۔ مگر ہم تو اسی پر قائم ہیں۔ کہ خدا نبی پیدا کر سکتا ہے۔ صدیق بنا سکتا ہے اور شہدار اور صالح کا مرتبہ عطا کر سکتا ہے مگر چاہیئے مانگنے والا۔" (الحکم ۲۲ ر جولائی ۱۹۰۸ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات سے تھوڑا عرصہ بعد تو مولوی محمد علی صاحب علی الاعلان اپنا یہ عقیدہ شائع فرماتے ہیں۔ کہ خدا نبی پیدا کر سکتا ہے۔ اور جو لوگ نبی کے پیدا ہو سکنے کے قائل نہ تھے۔ انہیں مخالف قرار دے کر ان کے معنوں کو یوں رد فرماتے ہیں۔ کہ اگر وہ یہ کہیں کہ خدا نبی نہیں پیدا کر سکتا تھا۔ تو پھر اس دُعا کے سکھلانے کے کیا معنے؟

اھدنا الصراط المستقیم کی مندرجہ بالا تفسیر جو مولوی محمد علی صاحب نے کی۔ اسے ہم درست تسلیم کرتے ہیں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس آیت کی یہی تفسیر فرمائی ہے چنانچہ حضور لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۲ پر فرماتے ہیں۔

"پس جبکہ خدا تمہیں یہ تاکید کرتا ہے۔ کہ پنج وقت یہ دعا کرو۔ کہ وُہ نعمتیں جو نبیوں اور رسولوں کے پاس ہیں وہ تمہیں بھی ملیں۔ پس تم بغیر نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ وہ نعمتیں کیونکر پا سکتے ہو۔ لہذا ضرور ہوا کہ تمہیں یقین اور محبت کے مرتبہ پر پہونچانے کے لئے خدا کے انبیا وقتاً بعد وقتٍ آتے رہیں۔ جن سے تم وہ نعمتیں پاؤ"

پھر حضور اشتہار ایک غلطی کے ازالہ کے حاشیہ میں فرماتے ہیں۔

"قرآن شریف بجز نبی بلکہ رسول ہونے کے دوسروں پر علوم غیب کا دروازہ بند کرتا ہے۔ جیسا کہ آیت لا یظھر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول سے ظاہر ہے پس مصفّٰے غیب پانے کے لئے نبی ہونا ضروری ہوا اور آیت انعمت علیھم گواہی دیتی ہے۔ کہ اس مصفّٰے غیب سے یہ امت محروم نہیں۔ اور مصفّٰے غیب حسب منطوق آیت نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے"

ان ہر دو حوالجات سے ظاہر ہے کہ مولوی محمد علی صاحب نے ۱۹۰۸ء میں نبوت کے متعلق جو عقیدہ ظاہر کیا وہی جماعت احمدیہ کا صحیح عقیدہ تھا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات اس کی تصدیق کرتی ہیں

تصویر* کا دوسرا رخ

اب تصویر کا دوسرا رخ دیکھئے یہی مولوی محمد علی صاحب جب بیان القرآن میں زیر بحث آیت کی تفسیر لکھنے بیٹھے ہیں تو یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ اس دعا میں اعلےٰ سے اعلےٰ مقام ملنے کی دعا سکھائی گئی ہے۔ آگے چلکر مخالفین احمدیت کے آگے اس طرح ہتھیار ڈال دیتے ہیں۔ کہ ان کی حالت پر رونا آتا ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔

"یہاں (یعنی آیت انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین) نبی کا لفظ آ جانے سے بعض لوگوں کو یہ ٹھوکر لگی ہے۔ کہ خود مقام نبوت بھی اس دعا کے ذریعہ سے مل سکتا ہے۔ گویا ہر مسلمان ہر روز بار بار مقام نبوت کو ہی اس دعا کے ذریعہ طلب کرتا ہے۔ یہ ایک اصولی غلطی ہے۔"

ناظرین دیکھیں مولوی صاحب کس طرح وہ معنے کرنے لگ پڑے ہیں جنہیں ۱۹۰۸ء میں مخالف کے معنی قرار دے چکے ہیں۔

جناب مولوی محمد علی صاحب نے اب اھدنا الصراط المستقیم سے یہ سمجھنے کو کہ "خدا نبی بھی پیدا کر سکتا ہے"۔ ایک اصولی غلطی قرار دیا ہے مگر کیا یہ عجیب بات نہیں۔ کہ جناب مولوی صاحب خود بھی ایک لمبا عرصہ "اس اصولی غلطی" کا شکار رہے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کو اپنا مخالف قرار دیتے رہے ہیں۔ جو امت محمدیہ میں نبی پیدا ہو سکنے کے قائل نہیں۔ پھر اس اصولی غلطی اور ٹھوکر کا شکار نہ صرف خود مولوی صاحب رہے ہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی مولوی صاحب کے استدلال کے رو سے ٹھوکر کھانے والے اور اس اصولی غلطی کا مرتکب ماننا پڑتا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

وہ اصولی غلطی کیا ہے۔ جناب مولوی صاحب لکھتے ہیں۔

"یہ ایک اصولی غلطی ہے۔ اس لئے کہ نبوت محض موہبت ہے۔ اور نبوت میں انسان کی جدوجہد اور اس کی سعی کو کوئی دخل نہیں۔ ایک وہ چیزیں ہیں جو موہبت سے ملتی ہیں۔ اور ایک وہ جو انسان کی جدوجہد سے ملتی ہیں۔ نبوت اول میں سے ہے جیسا کہ الرحمٰن علم القرآن سے بھی ظاہر ہے۔ دنیا میں کوئی شخص کوشش کر کے اور دعائیں مانگ مانگ کر اور خدا سے التجائیں کر کے نہ پہلے نبی بنا ہے اور نہ آئندہ نبی بنے گا . . . .

پس مقام نبوت کے لئے دعا کرنا ایک بے معنی فقرہ ہے۔ اور اسی شخص کے مونہہ سے نکل سکتا ہے۔ جو اصولِ دین سے ناواقف ہو۔"

مولوی صاحب موصوف کی اس تحریر سے ظاہر ہے کہ وہ نبوت کے لئے دعا مانگنے کو ایک بے معنی فقرہ قرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک نبوت مانگنے والا فقرہ اسی شخص کے مونہہ سے نکل سکتا ہے۔ جو اصولِ دین سے ناواقف ہو۔ کیونکہ مولوی صاحب کے زعم میں اگر نبوت دُعا کے ذریعے ملے تو یہ موہبت نہ رہے گی۔ بلکہ کسبی شے بن جائے گی۔

مولوی صاحب کی اس تحریر کو اگر ان کی ۱۹۰۸ء والی تحریر کے سامنے رکھا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب موصوف کو اصول دین کی یہ واقفیت خلافتِ ثانیہ کے انکار کے وقت ہی ہوئی ہے۔ ورنہ ۱۹۰۸ء میں تو آپ نے صاف لکھ دیا تھا۔ "مخالف خواہ کوئی معنے کرے، مگر ہم تو اسی پر قائم ہیں۔ کہ خدا نبی پیدا کر سکتا ہے۔"

حضرت ابراہیمؑ کی دُعا

پھر جدّ امجد انبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایک دعا قرآن مجید میں ان الفاظ میں مذکور ہے۔ ربنا وابعث فیھم رسولاً منھم الخ کہ اے اللہ ان لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول مبعوث فرما بقول مولوی محمد علی صاحب "اگر مقام نبوت کے لئے دعا کرنا ایک بے معنی فقرہ ہے۔ اور

اسی شخص کے منہ سے نکل سکتا ہے۔ جو اصول دین سے ناواقف ہو۔"

تو مولوی محمد علی صاحب کا حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے اس دعائیہ فقرہ کے متعلق کیا خیال ہے۔ اور کیا وہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام جن کی ملت کی پیروی کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم و اتبع ملۃ ابراھیم حنیفًا الآیہ۔ میں تاکید کی گئی ہے۔ اصول دین سے واقف سمجھتے ہیں۔ یا نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مذہب

مولوی صاحب غور فرمائیے! آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تو حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے اس دعائیہ فقرہ کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ آپ تو اسے ان کی اصولی غلطی قرار نہیں دیتے۔ بلکہ فرماتے ہیں انا دعوۃ ابی ابراھیم کہ میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا ہوں۔ یعنی ان کی دعا کے قبول ہونے پر مبعوث ہوا ہوں۔

پس معلوم ہوا۔ کہ نبوت کے مقام کے لئے دعا مانگنا بے معنی بات نہیں۔ اور ایسی دعا مانگنے والے کو اصول دین سے ناواقف قرار دینے والا خود اصول دین سے بے بہرہ ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی دعا

پھر جب اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو مقام نبوت پر سرفراز فرمایا۔ تو انہوں نے ارسل الیٰ ھارون کے دعائیہ الفاظ میں حضرت ہارون علیہ السّلام کے لئے انعام نبوت طلب فرمایا۔

ایک امید

کیا مجھے امید رکھنی چاہیئے۔ کہ مولوی صاحب موصوف اس دعا کو بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اصولی غلطی نہیں قرار دیں گے۔ اور خود اپنے متعلق وہ تسلیم کر لیں گے۔ کہ بیان القرآن لکھتے ہوئے مجھ سے خود ایک اصولی غلطی ہوئی ہے۔ اور اس وقت میں کسی وجہ سے خود اس اصل دین کو بھول گیا تھا۔ جو مجھے جولائی ۱۹۰۸ء میں خوب یاد تھا۔

موہبت

پھر مولوی صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اھدنا الصراط المستقیم کی دعا کے بعد ملنے والی نبوت کو خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے موہبت ہی قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضور اشتہار ایک غلطی کا ازالہ کے حاشیہ پر فرماتے ہیں:۔

" یہ ضرور یاد رکھو۔ کہ اس امت کے لئے وعدہ ہے۔ کہ وہ ہر ایک انعام پائیگی۔ جو پہلے نبی اور صدیق پا چکے پس منجملہ ان انعامات کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں۔ جن کی رو سے انبیاء علیہم السّلام نبی کہلاتے رہے لیکن قرآن شریف بجز نبی بلکہ رسول کے دوسروں پر علوم غیب کا دروازہ بند کرتا ہے۔ جیسا کہ آیت لا یظھر علیٰ غیبہٖ احدًا الا من ارتضیٰ من رسولٍ سے ظاہر ہے۔ پس مصفّٰی غیب پانے کے لئے نبی ہونا ضروری ہوا۔ اور آیت انعمت علیھم گواہی دیتی ہے۔ کہ اس مصفّٰی غیب سے یہ امت محروم نہیں۔ اور مصفّٰی غیب حسب منطوق آیت نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے۔ اور وہ طریق براہ راست بند ہے۔ پس ماننا پڑتا ہے۔ کہ اس موہبت کے لئے محض بروز ظلیت اور فنا فی الرسول کا دروازہ کھلا ہے۔" فتدبر۔

اس حوالہ سے مندرجہ ذیل امور روز روشن کی طرح ظاہر ہیں۔

(۱) امت محمدیہ کو انعام نبوت ملنے کا وعدہ ہے۔

(۲) اس قسم کی نبوتوں کے ملنے کا وعدہ ہے۔ جس کی رو سے پہلے نبی نبی کہلاتے رہے۔ یعنی نفس نبوت کے رو سے یہ نبوتیں پہلے نبیوں کی نبوتوں کی طرح ہی اور موہبت الٰہی ہوں گی۔

۳۔ لا یظھر علیٰ غیبہٖ الخ الآیۃ کے ماتحت جس کو غیب ملے اس کا نبی ہونا ضروری ہے۔

۴۔ سورۃ فاتحہ کی دعا جس کا ایک حصہ انعمت علیھم ہے۔ گواہ ہے۔ کہ ایسا مصفّٰی غیب جو نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے۔ اور جس کے لئے نبی ہونا ضروری ہے۔ وہ اس امت کو ملیگا۔ اور امت میں سے جس کو ایسا غیب ملیگا۔ اس کا نبی ہونا ضروری امر ہوگا۔

۵۔ ہاں ایسا علم غیب جس کے پانے والے کے لئے نبی ہونا ضروری ہے اب براہ راست نہیں مل سکتا۔ یعنی نبوت کے حصول کا پہلا طریق بند کر دیا گیا ہے۔

۶۔ اب اس موہبت کے لئے یعنی نبوت کے لئے جو پہلے براہ راست ملا کرتی تھی۔ ایک دوسرا دروازہ کھولا گیا ہے۔ یعنی ہوگی تو وہ نبوت موہبت ہی۔ اور نفس نبوت کے لحاظ سے ویسی ہی نبوت جیسے کہ پہلے نبیوں کو ملتی رہی۔ مگر اس کا طریق حصول اور ہوگا۔ اس موہبت نبوت کے حصول کے لئے اب پہلا رستہ بند ہے۔ ہاں اب جو دروازہ کھولا گیا ہے۔ وہ بروز ظلیت اور فنا فی الرسول کا دروازہ ہے نہ کہ انتہائی منزل۔ انتہائی منزل نبوت کی موہبت ہے جو اس دروازہ سے حسب ضرورت عطا ہوگی۔ اور جب ملے گی۔ تو انعمت علیھم کی دعا کی استجابت کا کامل ظہور ہوگا۔

امید ہے۔ کہ اس تحریر سے بھی جناب مولوی محمد علی صاحب اپنی اصولی غلطی سمجھ جائیں گے۔ پھر اگر آپ اس امر کو ملحوظ رکھیں تو کبھی مغالطہ نہ کھائیں۔ کہ پہلے نبیوں کیلئے ضرورت داعیہ کی موجودگی پر صرف براہ راست اس مقام نبوت کا حاصل کرنا شرط تھا۔ کیونکہ ابھی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا جو بموجب قول حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی گر ہیں۔ ظہور نہیں ہوا تھا۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

لاسلکی کی موجیں اور انکی ماہیت

زمانہ حاضرہ کی ایک اہم ایجاد

ریڈیو زمانہ حال کی ایک نہایت مفید اور اہم ایجاد ہے۔ جس سے دنیا کے تمام متمدن ممالک فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ہندوستان میں بھی چند سالوں سے اعلیٰ طبقہ کے لوگوں میں اس کا خاصہ چرچا ہے۔ اور مستطیع لوگ دور دراز مقامات کے لیکچر اور خبریں اپنے گھروں میں بیٹھ کر سن لیتے ہیں۔ لیکن کم لوگ ایسے ہونگے۔ جو لاسلکی کے راز سے واقفیت رکھتے ہوں۔ اور حقیقت بھی یہ ہے۔ کہ لاسلکی کے متعلق ابھی بہت سے معمے ایسے ہیں۔ جن کی علم ابھی عقدہ کشائی نہیں کر سکا۔ کائنات عالم کے راز لا متناہی اور لا تعداد ہیں۔ اور انسان کا ذوق راز کشائی بھی شروع سے ہی قدرت کے ان سربستہ رازوں کو معلوم کرنے میں مصروف ہے اور قدرت بھی انسان کی مساعی کا صلہ دینے میں بخل سے کام نہیں لے رہی تاہم اگر انسان کو قدرت کے کسی ایک راز کا علم ہوتا ہے۔ تو بیسیوں اور راز اور معمے اس کی عقل کے سامنے عقل و فہم کو چیلنج کرتے ہوئے سامنے آموجود ہوتے ہیں۔ آج سے ہزاروں سال پہلے بھی ادراک انسانی اسرار و رموز کائنات کے حل کرنے میں مصروف تھا۔ آج بھی اس کا ذوق تفحص بدستور قائم ہے۔ اور آئندہ بھی لاینحل معمے اس کے سامنے پیش ہوتے رہیں گے۔ اور ان کی گرہ کشائی کے لئے اس کی تگ و دو جاری رہے گی۔ گو رازوں کی نوعیت بدلتی جائے گی۔ لیکن یہ ممکن نہیں۔ کہ انسانی فہم و عقل ان سب کا احاطہ کر سکے اور یہ کہہ سکے۔ کہ اب کوئی ایسا راز نہیں۔ جو لاینحل ہو۔ قرآن کریم کی یہ صداقت کہ ما اوتیتم من العلم الا قلیلا۔ انسان کو علم تو دیا گیا ہے۔ مگر بہت تھوڑا۔ ہمیشہ قائم رہے گی۔

اہل سائنس بتاتے ہیں۔ کہ جس طرح روشنی اور حرارت کی موجیں ہوتی ہیں۔ اسی طرح آواز کی بھی موجیں ہوتی ہیں۔ لیکن آخر الذکر موجیں مقدم الذکر سے بہت زیادہ تیز رفتار ہوتی ہیں "سنڈے سٹیٹسمین" نے اپنے ضمیمہ "ریڈیو ریویو" میں آواز کی موجوں کا ذکر کرتے ہوئے بغرض توضیح انہیں سارنگی کے تاروں سے مناسبت دی ہے اور لکھا ہے۔ کہ جب دو تاریں جن میں فی سیکنڈ لہروں کی یکساں مقدار پیدا ہوتی ہو۔ ایک دوسری کے قریب ہوں۔ اور ایک تار کو جنبش دے کر اس سے آواز نکالی جائے۔ تو قریب کی تار بھی اس آواز کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر گونجنے لگ جاتی ہے۔ یعنی جب ایک تار کو حرکت دی جائے تو وہ آواز کی لہریں باہر پھینکتی ہے۔ اور جب یہ لہریں دوسری تار سے جا کر ٹکراتی ہیں۔ تو وہ بھی پہلی کے ساتھ مل کر آواز کی موجیں پیدا کرنے لگ جاتی ہے۔ اور ان میں ایسا ربط اور واسطہ پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ دونوں کامل طور پر ہم آہنگ ہو جاتی ہیں۔ اور آواز کی لہروں کی یہ "ہم آہنگی" ہی لاسلکی کے راز کی کلید ہے۔

مزید تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اگر ایک تار کی لہریں دوسری تار سے زیادہ تیز ہوں۔ تو چونکہ وہ موخر الذکر کو پیچھے چھوڑ جائیں گی۔ اس لئے ان میں باہم موانست اور موافقت پیدا نہیں ہو سکے گی۔ بلکہ وہ ایک دوسری کے بالمقابل چلنے لگیں گی۔ یعنی پہلی تار کی لہریں اگر بائیں جانب چلیں گی۔ تو دوسری تار کی لہریں اس کے برعکس دائیں جانب کو چلیں گی۔ اور ان میں باہم مقابلہ شروع ہو جائے گا۔ جس کی وجہ سے ان کی رَو رک کر رہ جائے گی اس تمثیل کا ریڈیو ٹرانسمٹر اور ریڈیو ریسیور پر اطلاق کرنے سے یہ معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ لاسلکی کے آلہ کے ذریعہ فضا میں آواز کی جو لہریں دوڑائی جاتی ہیں۔ وہ ریسیور میں اپنی ہم رنگ اور ہم صفت لہریں پیدا کرنا شروع کر دیتی ہیں۔ چنانچہ ان دونوں لہروں میں کامل تطابق پیدا ہو جاتا ہے اور آواز کی ان موجوں کی ہم آہنگی ہی ریسیور میں آواز پیدا کرنے کی ذمہ وار ہے۔

آواز کی موجوں کے متعلق ایک اور راز یہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ لہریں روشنی کی نسبت تاریکی میں زیادہ تیز چلتی ہیں۔ اور یہ بات شاید ریڈیو سیٹ رکھنے والے اصحاب نے کئی بار مشاہدہ بھی کی ہوگی۔ کہ دن کی نسبت رات کو آواز زیادہ بلند اور صاف ہوتی ہے اس کی وجہ ماہرین سائنس کے نزدیک یہ ہے۔ کہ غروب آفتاب کے بعد لہروں کی رفتار دوگنی ہو جاتی ہے۔

ان لہروں کی ایک اور عجیب خصوصیت یہ ہے۔ کہ وہ سیدھی نہیں چلتیں۔ بلکہ قوس کی شکل میں چلتی ہیں۔ گویا زمین کی سطح کے ساتھ ساتھ قوسی خط پر اپنا راستہ بناتی ہیں۔ ذیل کی شکل سے ان کے چلنے کی کیفیت ظاہر ہو سکتی ہے۔

زمین کی سطح

لاسلکی کی موجوں کی رفتار کے برعکس روشنی اور حرارت کی موجیں قوسی سطح پر نہیں چلتیں بلکہ وہ خط مستقیم پر دوڑتی ہیں۔ اگر وہ زمین کے سطح کے مطابق قوسی شکل میں چلیں تو ضروری ہے کہ روشنی بیک وقت تمام نصف کرہ پر محیط ہو جائے۔ لیکن ایسا نہیں ہوتا۔ اس کے برعکس آواز کی لہریں ایک ہی وقت میں نصف کرہ تک پھیلائی جا سکتی ہیں ان لہروں کے قوسی خط پر چلنے کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ یہ جب کرہ ہوائی میں پھینکی جاتی ہیں۔ تو پہلے وہ غیر معمولی قوت کے ساتھ بلند ہونا شروع ہوتی ہیں۔ یہاں تک کہ غبارہ اور ایتھر کے اس طبقہ تک پہنچ جاتی ہیں جو زمین کو محیط کئے ہوئے ہے۔ لیکن وہاں سے واپس لوٹ آتی ہیں اور نیچے کی جانب اس طرح منعکس ہوتی ہے۔ جس طرح آئینہ سے روشنی منعکس ہوتی ہے اور اس طرح وہ قوسی شکل میں بہنے لگتی ہیں۔ اس کے برعکس اہل علم کا ایک اور گروہ جو ایتھر کے وجود ہی کو تسلیم نہیں کرتا۔ اس کا یہ خیال ہے۔ کہ یہ لہریں فضا میں بلند نہیں ہوتیں بلکہ زمین پر پہنچ

جھنگ میں تبلیغ احمدیت

گذشتہ سال جھنگ میں قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کا آریوں کے ساتھ مناظرہ ہوا تھا جس میں خدا تعالےٰ نے ہمیں شاندار کامیابی عطا فرمائی تھی یہاں کے اہلحدیثوں نے جب ہماری یہ کامیابی دیکھی۔ تو ان کے دلوں میں حسد پیدا ہوا۔ چنانچہ اس دفعہ انہوں نے اپنے جلسہ سالانہ کے پروگرام میں تناسخ۔ قدامت وید وغیرہ مضامین رکھے اور آریوں کو مناظرہ کا چیلنج دیا۔ مگر اس مہم کو سر کرنے کے لئے انہیں کوئی آدمی نہ ملا۔ مجبوراً انہیں پنڈت آتمانند کو بلوا کر آریوں کے خلاف کھڑا کرنا پڑا جس نے آریوں کے خلاف تقاریر کیں ہمارے خلاف بھی آتمانند نے ایک غلط حوالہ پیش کیا۔ جس پر ہم نے اسی وقت کتاب لے جا کر اس کو دکھائی اور شرمندہ کیا۔

اہلحدیثوں نے ہمارے خلاف اپنے شائع کردہ اشتہار میں ۵-۵ منٹ سوال و جواب کے لئے لکھے ہوئے تھے۔ چونکہ یہ وقت اظہار خیالات کے لئے ناکافی تھا اس لئے ہم نے ان کو لکھا کہ کافی وقت دیا جائے۔ جس کے جواب میں انہوں نے وقت دینے سے انکار کر دیا۔ ہم نے ان کی اس جوابی تحریر کو ایک اشتہار میں شائع کر کے پبلک پر واضح کر دیا کہ اہلحدیث فرار اختیار کر رہے ہیں۔

اس کے دوسرے دن مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی نے ہمارے خلاف تقریر کرنی تھی۔ مولوی صاحب کو خود تو جرأت نہ ہوئی۔ البتہ مولوی عبدالمجید صاحب سوہدروی کو اپنی جگہ کھڑا کر دیا جس نے اٹھتے ہی اہلحدیثوں کے فرار کو چھپانے کے لئے جماعت احمدیہ کو تحریری و تقریری مناظرہ کا چیلنج دیا خاکسار نے اسی وقت جماعت احمدیہ کی طرف سے اس چیلنج کو قبول کرتے ہوئے تحریراً چیلنج دینے کا مطالبہ کیا۔ بس

پھر کیا تھا۔ مولوی صاحب عذرات نامعقول پیش کرنے لگے۔ اور مناظرہ کے لئے کسی صورت میں تیار نہ ہوئے۔ اس طرح سے انہوں نے پبلک کے روبرو ہمارے شائع کردہ اشتہار (اہلحدیثوں کا فرار) پر مہر ثبت کر دی۔

دوسرے دن رات کو قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے مسجد احمدیہ میں تقریر کی۔ اور ثابت کیا کہ کرشن علیہ السلام اپنے زمانہ کے نبی اور ہادی تھے۔ اور بتایا کہ یہ نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کو اس زمانہ میں کیوں دیا گیا

ہندو مسلمان کافی تعداد میں موجود تھے۔ قاضی صاحب نے ۱½ گھنٹہ اس مضمون پر تقریر کی۔ اور حاضرین اچھا اثر لے کر گئے ؎

خاکسار

نعیم اسد از جھنگ شہر

قادیان میں نہایت باموقعہ سکنی اراضیات

(۱) محلہ دارالفضل میں قریباً ۹۰ کنال رقبہ جو کہ تیس فٹ اور بیس فٹ کی سڑکوں پر واقعہ ہے۔ قابل فروخت ہے۔ یہ رقبہ احمدیہ فروٹ فارم سے ملحق ہے۔ ریلوے سٹیشن ہائی سکول ہسپتال۔ جلسہ گاہ و مسجد محلہ سے قریب واقعہ ہے۔ شاہراہ پر قیمت ۲۵ روپے فی مرلہ ۲۰ فٹ کی سڑک پر قیمت ۱۸ روپے فی مرلہ

۲- آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کی کوٹھی کے سامنے ۵۰ فٹ کی سڑک پر ایک مارکٹ زیر تجویز ہے۔ یہ محلہ دارالانوار و باب الانوار کے درمیان واقعہ ہوگی فی الحال سامنے کے چار ٹکڑے جو کہ ۱۰-۱۰ مرلہ میں منقسم ہیں فروخت ہونگے جنکا نقشہ حسب ذیل ہے

کوٹھی آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب

شمال

جائے وقوع کے لحاظ سے چونکہ یہ دکانیں محلہ دارالانوار کے شروع میں ہونگی۔ اور باحیثیت آبادی میں ہونگی۔ اس لئے سرمایہ لگانے کا بہترین ذریعہ ثابت ہونگی۔ قیمت فی ٹکڑا ۱۰ مرلہ ۔۔۔

۳- محلہ دارالانوار سے ایک فرلانگ ہٹ کر ۲½ گھماؤں کا چاہی رقبہ برلب سڑک قابل فروخت ہے اس رقبہ کے دارالانوار کی سکیم کے اندر آ جانے کی بہت جلد امید کیجاتی ہے۔ قیمت اکٹھا حاصل کرنے والے کیلئے ۔۔۔ مرلہ ٹکڑے ٹکڑے کر کے لینے والے کیلئے ۔۔۔ مرلہ خاکسار خان عبدالسبحان

نوٹیفائیڈ ایریا سرائے عالمگیر

سرائے عالمگیر ایک چھوٹا سا گاؤں تحصیل کھاریاں ضلع گجرات میں برلب سڑک اعظم واقع ہے۔ جس کو نوٹیفائیڈ ایریا قرار دیا جا رہا ہے۔ گاؤں کی آبادی نہایت ہی قلیل ہے۔ گلیاں صاف ستھری و پختہ بنی ہوئی ہیں۔ لوگ عموماً غریب پیشہ ہونے کی وجہ سے نوٹیفائیڈ ایریا کے اخراجات برداشت کرنے کے قابل نہیں۔ گاؤں کے ہندو مسلم سکھ اصحاب نے چند یوم ہوئے مسٹر ای۔ پی۔ مون صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گجرات جن کی انصاف پسندی و غریب پروری کا شہرہ تمام پنجاب میں پھیلا ہوا ہے۔ جب سول ریسٹ ہاؤس سرائے عالمگیر میں تشریف فرما تھے ملاقات کی۔ اور نوٹیفائیڈ ایریا کی متعلقہ تمام تکالیف کو صاحب موصوف کے گوش گذار کیا۔ صاحب بہادر نے معاملہ پر ہمدردانہ غور فرمانے کا وعدہ فرمایا۔ اب اہلیان گاؤں نے متفقہ طور پر ہندو مسلم سکھ اصحاب کی ایک پرائیویٹ کمیٹی بنائی ہے۔ جس نے ایک درخواست صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گجرات کی خدمت میں ارسال کی ہے۔ کہ وہ گاؤں کی صفائی روشنی و دیگر امورات متعلقہ صحت کا انتظام پرائیویٹ طور پر سرانجام دینے کے لئے تیار ہے۔ اس لئے نوٹیفائیڈ ایریا سرائے عالمگیر کو منسوخ فرمایا جائے۔ چونکہ گاؤں اس بارِ عظیم کو برداشت کرنے کے قابل نہیں ہے۔ امید ہے۔ کہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر و منسٹر لوکل سیلف گورنمنٹ پنجاب پبلک کی اس تکلیف کو مدنظر رکھتے ہوئے نوٹیفکیشن متعلقہ نوٹیفائیڈ ایریا سرائے عالمگیر کو منسوخ فرما کر غریب پبلک کی دعائیں لیں۔

(نامہ نگار)

قابل توجہ جناب پوسٹماسٹر صاحب جنرل

بہاول پور پوسٹ آفس سب ڈویژن میں دس سال سے ہندو انسپکٹر مقرر کئے جا رہے ہیں۔ اس عرصہ میں مسلمان ملازمین کو کئی رنگ کی شکایات پیدا ہو چکی ہیں۔ مگر ان کے ازالہ کی ابھی تک کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ اب معلوم ہوا ہے کہ سنئے انسپکٹر بھی کوئی ہندو صاحب ہی آرہے ہیں۔ حالانکہ چاہیئے۔ یہ کہ کم از کم اتنا ہی عرصہ مسلمان انسپکٹر اس سب ڈویژن میں مقرر کئے جائیں۔ اس وقت حالت یہ ہے کہ مسلمان پوسٹمین اور میل پیون سخت تکلیف محسوس کر رہے ہیں۔ کیونکہ ان کو تکلیف دِہ اور زیادہ لمبے سفر کرنے پڑتے ہیں۔ جناب پوسٹماسٹر صاحب جنرل کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ مسلمان ملازمین کی دادرسی فرمائیں۔ اور اس علاقہ میں کوئی مسلمان انسپکٹر مقرر کریں۔

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کیلئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے ۱۸ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشان بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے یہ نہایت مقوی باہ ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی قیمت فی شیشی دو روپے (عہ)

نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوایئے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے

ملنے کا پتہ:۔ **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ**

ملاوٹی گھی کھانا اخلاقاً جرم ہے

جبکہ مغربی سائنسدانوں کا حیرت انگیز گھی کی شناخت کرنے کا آلہ ایجاد ہو چکا ہے ہر ایک بشر بغیر کسی محنت کے ملاوٹی اور اصلی گھی کی شناخت کر سکتا ہے قیمت دو روپے آٹھ آنہ (عہ۸) علاوہ محصولڈاک و پیکنگ۔ ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے شرائط ایجنسی ⅟ کا ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔

واحد تقسیم کنندگان:۔ **چاولہ ٹریڈنگ ایجنسی دینانگر** (پنجاب)

بیمار۔ خبردار

اگر آپ ڈاکٹروں کے خرچ برداشت نہیں کر سکتے۔ یا دیہات میں دوائی میسر نہیں آتی اور کسی مرض کے متعلق مشورے کی ضرورت ہے۔ تو مجھے لکھیے۔ ہومیو پیتھک علاج موزوں ہوگا۔

ایم۔ ایچ۔ احمدی کاسگنج جنکشن یو۔ پی

جرمنی پستول

ہر شخص بلا لائسنس رکھ سکتا ہے

مانند اصلی

مانند اصلی حفاظت جان و مال کے لئے اعلیٰ چیز ہے

H. GERMANY
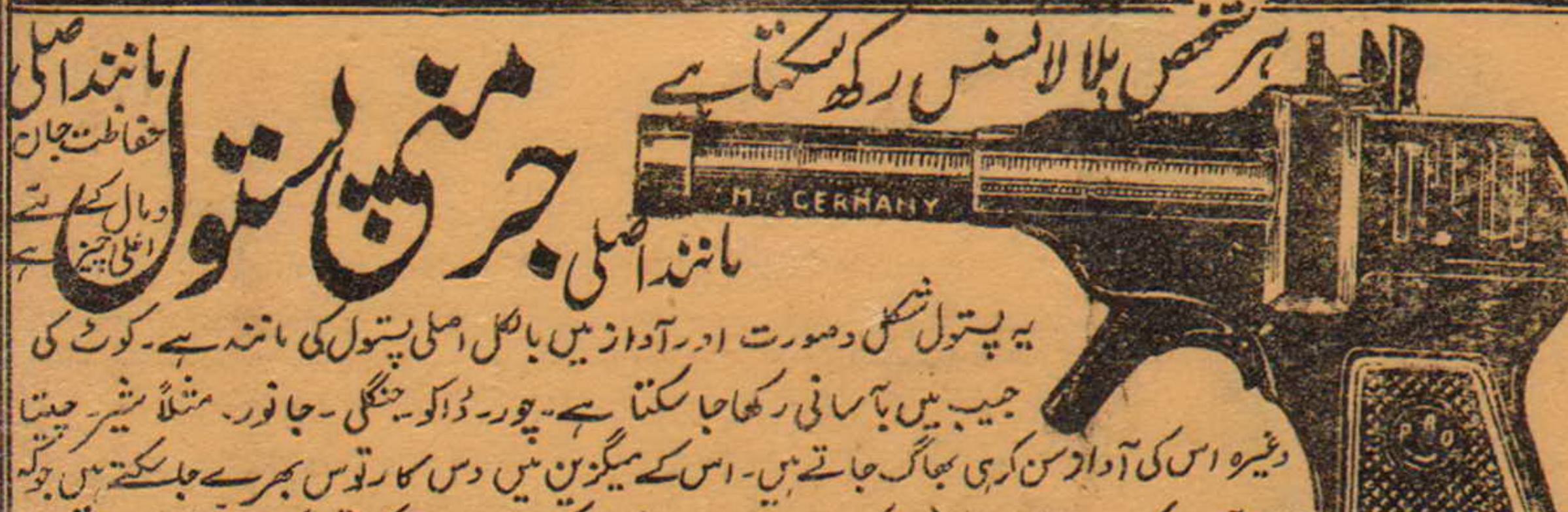
یہ پستول شکل و صورت اور آواز میں بالکل اصلی پستول کی مانند ہے۔ کوٹ کی جیب میں بآسانی رکھا جا سکتا ہے۔ چور۔ ڈاکو۔ جنگلی۔ جانور۔ مثلاً شیر۔ چیتا وغیرہ اس کی آواز سن کر ہی بھاگ جاتے ہیں۔ اس کے میگزین میں دس کارتوس بھرے جا سکتے ہیں جو کہ چلاتے جا سکتے ہیں یعنی یہ آٹومیٹک پستول ہے اس کے رکھنے کے لئے کسی قسم کے لائسنس کی ضرورت نہیں۔ قیمت فی پستول بمعہ کارتوس صرف دو روپیہ پندرہ آنہ -/۱۵/۲ علاوہ محصول ڈاک فالتو ۱۰۵ کارتوس کے لئے صرف ایک روپیہ (عہ) پستول کی پیٹی و خول قیمت صرف پندرہ آنہ

پتہ:۔ **جرمن ٹریڈنگ کمپنی آنند بلڈنگ نمبر ۱۳ پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور**

وصیت کب کرنی چاہیئے

دیکھا گیا ہے کہ بعض دوست وصیت کرنے کا ارادہ تو رکھتے ہیں مگر صحت اچھی ہونے کی صورت میں وصیت کرنے میں جلدی نہیں کرتے۔ ایسے دوستوں کو چاہیئے کہ جلد وصیت کر کے دفتر میں بھیج دیں۔ موت کا کوئی وقت معین نہیں۔ بیماری کی حالت میں وصیت کرنی فضول ہے۔ وصیت ایسے وقت میں کی جائے۔ جب کہ سامنے موت کا خوف نہ ہو۔

سیکرٹری مقبرہ بہشتی

دارالامان میں سکنی زمین خریدنے کے خواہشمند احباب کیلئے مژدہ

نظام سلسلہ کی تازہ ہدایات کے ماتحت تیار شدہ نقشہ پر مشتمل نیا رقبہ اراضی زیر فروخت ہے

دارالامان میں نئی آبادی یعنی محلہ دارالسعتہ میں تین گھماؤں کا ایک رقبہ اراضی بعد قطعہ بندی بطور سکنی اراضی زیر فروخت ہے۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نئی آبادی میں راستہ جات کی فراخی کے متعلق جو ہدایات جاری فرمائی ہیں۔ نظارت امور عامہ کی زیر نگرانی قطعہ بندی میں انہیں ملحوظ رکھا گیا ہے۔ یہ پہلا نقشہ ہے۔ جو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تازہ ہدایات کے ماتحت تیار ہوا ہے۔

اس رقبہ کے ملحق شرقی جانب آٹھ گھماؤں سے زائد رقبہ آبادی کے لئے فروخت ہو چکا ہے جس میں ایک بڑے پھیلاؤ میں آبادی ہو چکی ہے۔ سٹیشن اور تعلیم الاسلام ہائی سکول سے پانچ منٹ کے پیدل راستہ پر ہے۔ غرض بلحاظ منظر و آب و ہوا پر کیف موقع پر واقع ہے۔

ذیل میں مذکورہ بالا رقبہ زیر فروخت کا نقشہ مع کوائف ضروریہ خواہشمند احباب کی آگاہی کیلئے دیا جاتا ہے۔

"A" کلاس کے قطعات کا نرخ جنہیں طول و عرض میں دو راستے بیس بیس فٹ کے لگتے ہیں ۱۲ روپے فی مرلہ ہے۔ اور "B" کلاس کے قطعات کا نرخ جنہیں بیس فٹ کا ایک راستہ طول کی حد پر لگتا ہے۔ ۱۱ روپے فی مرلہ نرخ رکھا گیا ہے۔ ورنہ اس محلہ میں احباب پرائیویٹ طور پر پندرہ سولہ روپے فی مرلہ کے نرخ پر فروخت کرتے ہیں۔ خواہشمند احباب خود یا بذریعہ نمائندہ پریذیڈنٹ صاحب محلہ دارالسعتہ خواجہ معین الدین صاحب کیساتھ اس بارہ میں ضروری گفتگو یا خط و کتابت فرماویں۔

مخصوص قطعہ کے اگر ایک سے زیادہ خواہشمند ہوں۔ تو مقدم حق اس دوست کا ہوگا جو پہلے قیمت ادا کرے۔ قیمت کی ادائیگی بذریعہ دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ یعنی رقم میری امانت میں مذکورہ دفتر میں جمع ہو۔ سرکاری کاغذات میں داخل خارج کروا دینے کے علاوہ خریدار اپنے اطمینان کیلئے اگر کوئی مزید ذریعہ اختیار کرنا چاہیں۔ تو اس کی تکمیل کے اخراجات بذمہ مشتریاں ہونگے۔

پہلے نقشہ میں جو الفضل ۲۷ء میں شائع ہوا ہے۔ نظارت امور عامہ کی ہدایات کے ماتحت ترمیم کی گئی ہے۔

خاکسار: مرزا رشید احمد خلف خان بہادر حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم قادیان

40

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

نئی دہلی ۶ر اپریل۔ ہز ایکسی لینسی وائسرائے ہند جولائی میں چار ماہ کی رخصت پر انگلستان جا رہے ہیں۔ ان کی جگہ لارڈ برابورن گورنر بنگال قائم مقام گورنر جنرل ہونگے۔ ملک معظم نے سر رابرٹ ریڈ گورنر آسام کو قائم مقام گورنر بنگال مقرر کیا ہے۔ اور چیف سکرٹری حکومت بنگال کو گورنر آسام مقرر کیا ہے۔

امرتسر ۶ر اپریل ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امرتسر نے مولوی عبداللہ امرتسری پر حملہ کرنے والے کو ۴ ماہ قید سخت کی سزا دی ہے۔

کراچی ۶ر اپریل۔ سندھ کی نئی وزارت نے پبلک کے مطالبہ اور اجناس کی ارزانی کے پیش نظر بعض رقبہ جات میں فصل خریف کے مالیہ میں تین لاکھ روپیہ کی معافی کا اعلان کر دیا ہے۔

حیدرآباد (دکن) ۶ر اپریل۔ گذشتہ شب منگل ہٹ میں ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ واقعات یوں بیان کئے جاتے ہیں۔ کہ مسلمانوں نے کسی تقریب کے سلسلہ میں ایک جلوس نکالا۔ جب جلوس ایک مندر کے قریب پہنچا۔ تو ہندوؤں نے اسے روک لیا۔ اور اس پر خشت باری شروع کر دی۔ پولیس کمشنر اور دوسرے افسر پولیس کی بھاری جمعیت کے ساتھ موقع پر پہنچے۔ ہجوم نے پولیس کی موجودگی میں ایک دوسرے پر حملہ کر دیا۔ جس سے سات آدمی زخمی ہوئے۔ آج صبح رحیم پورہ میں فرقہ وار تصادم ہو گیا۔ جس میں دو آدمی مجروح ہوئے۔ پولیس گشت لگا رہی ہے۔ اور لوگوں کو اسلحہ اور لاٹھی لے کر چلنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

پٹیالہ ۶ر اپریل۔ آج پانچ ہزار معززین کے مجمع میں مہاراجہ صاحب پٹیالہ کی رسم دستار بندی عمل میں لائی گئی۔

ہردوار ۶ر اپریل۔ کل رات پنجاب مہابیر دل اور مرکزی مہابیر دل کے رضاکاروں کے درمیان فساد ہو گیا۔ جس میں لاٹھیوں اور پتھروں کا آزادانہ استعمال کیا گیا۔ ایک درجن کے قریب رضاکار زخمی ہو گئے۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔ فریقین نے فساد کی وجوہ کے متعلق متضاد بیانات دیئے ہیں۔

الہ آباد ۶ر اپریل چہلم کی تقریب کے پیش نظر آج ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ الہ آباد نے پھر دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی۔ جس کی رو سے شہر میں پانچ سے زائد آدمیوں کا اجتماع اور لاٹھی لے کر چلنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

کراچی ۶ر اپریل۔ بمبئی اور مدراس کے بعد سندھ میں بھی زنجیباری لونگ کے مقاطعہ کی تحریک شروع ہو گئی ہے۔ اور سندھ کانگرس اس تحریک کو کامیاب بنانے میں مصروف ہے۔

نئی دہلی ۶ر اپریل۔ مرکزی اسمبلی نے مزدوروں کے تنازعات کے متعلق جو بل پاس کیا تھا۔ کونسل آف سٹیٹ میں ایک ترمیم کے ساتھ منظور ہوا۔ آج کونسل آف سٹیٹ کی یہ ترمیم بغرض منظوری مرکزی اسمبلی میں پیش ہوئی اور اسمبلی نے تھوڑی سی ترمیم کے ساتھ اسے منظور کر لیا۔ کونسل آف سٹیٹ کی ترمیم کا مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی شخص مصالحت کرانے والے افسر کو کوئی اطلاع دے یا کوئی دستاویز اس کے روبرو پیش کرے تو ان دونوں کو صیغہ راز میں رکھا جائے۔ لیکن فریقین تنازعہ کو مصالحتی افسر سے معلومات حاصل کرنے کی اجازت ہو گی۔

نئی دہلی ۶ر اپریل۔ ایک استفسار کے جواب میں وزیر مواصلات نے مرکزی اسمبلی میں بیان کیا۔ کہ حکومت نے براڈکاسٹنگ کے لئے ۴۰ لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔ جس میں سے ۲۸ فروری تک ۳۰ لاکھ ۲۲ ہزار خرچ ہو چکا ہے۔

کلکتہ ۶ر اپریل۔ آج کانگرسی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ختم ہو گیا۔ سی پی کے وزیر مسٹر شریف کے متعلق ریزولیوشن میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ اس معاملہ کو کسی قابل قانون دان کے سپرد کیا جائے۔

پشاور ۶ر اپریل۔ آج صبح سات بجے پشاور میں زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔

لاہور ۶ر اپریل۔ ڈی اے وی کالج لاہور کے ہڑتالیوں کی مجلس نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ کالج کے دروازوں پر پکٹنگ جاری ہے۔ کیونکہ خطرہ ہے کہ جن طلبہ نے ہڑتال میں حصہ لیا ہے۔ ان کا امتحان نہیں لیا جائیگا۔ آج صبح جب پکٹنگ شروع ہوئی۔ تو ایک پروفیسر نے ہڑتالیوں کو یقین دلایا۔ کہ جو طلبا امتحان میں شریک نہیں ہوئے ان کا دوبارہ امتحان لیا جائے گا۔ ایک اطلاع ہے۔ کہ کل کالج کے پرنسپل نے پکٹنگ کرنے والے ایک طالب علم کو پیٹ ڈالا۔

دہلی ۷ر اپریل۔ سر ہنری کریک قائم مقام گورنر پنجاب آج لاہور پہنچ گئے۔ سٹیشن پر وزراء۔ چیف جج ہائیکورٹ اور دوسرے بڑے افسروں نے ان کا استقبال کیا۔ آج انہوں نے اپنے عہدہ کا چارج سنبھال لیا۔

کراچی ۷ر اپریل۔ وزارت سندھ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ فی الحال ان اضلاع میں لازمی پرائمری تعلیم کی سکیم نافذ کر دی جائے جن کے ڈسٹرکٹ بورڈ اس کا مطالبہ کریں۔ اس فیصلہ کے زیر اثر لاڑکانہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے مطالبہ پر اس ضلع میں اس سکیم پر عمل درآمد شروع کر دیا گیا ہے۔ نظم و نسق کے اخراجات میں کفایت کے پیش نظر وزراء نے پارلیمنٹری سکرٹری مقرر نہیں کئے۔ جس کی وجہ سے ان کا کام بڑھ گیا ہے۔ چنانچہ انہیں اتوار کے دن بھی سکرٹریٹ میں جا کر کام کرنا پڑتا ہے۔

لنڈن ۶ر اپریل۔ رائل ایئر فورس کا ایک طیارہ جو رات کے وقت پرواز کر رہا تھا گر گیا۔ جس کے نتیجہ میں ۵ آدمی ہلاک ہو گئے۔

وی آنا ۶ر اپریل معلوم ہوا ہے کہ آسٹریا کے سابق وزیر فنانس ڈاکٹر ڈرکسی ور کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ڈاکٹر شُشنگ ابھی بلویڈیر محل میں ہی مقیم ہے۔

حیدرآباد (سندھ) ۶ر اپریل آج خان بہادر اللہ بخش وزیر اعظم سندھ نے جیل میں ہنسراج وائرلیس سے ملاقات کی۔ کافی دیر تک دونوں میں تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اسے بہت جلد رہا کر دیا جائے گا۔

لنڈن ۶ر اپریل۔ برطانیہ کے دفتر داخلہ نے ۲ ہزار مقامی حکام کو اس سکیم کی تفاصیل بھیجی ہیں۔ جس میں واضح کیا گیا ہے کہ ملک میں اطلاع حاصل ہونے سے ۸ گھنٹے کے اندر اندر تمام افراد کو زہریلی گیس سے بچنے کے نقاب تقسیم کئے جائیں۔